

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۵

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۴۱

گلدستہ اخبار

چادہری کپتین ای سیل صاحب ماہر مذہب اسلام ۳۰ تاریخ ماہ حال کو لندن سے روانہ ہندوستان ہونگے

مڈل انڈیا مشنری ایسوسی ایشن نے صوبجات متوسط اور وسط ہند میں انجیلی معرکہ کے متعلق ایک خاص کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

چائنا انلینڈ مشن رپورٹ دیتی ہے۔ کہ ۱۹۱۵ء میں ۲۰۰۴ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ اور جب سے وہ مشن شروع ہوئی ہے۔ تب سے ۴۹۰۰۵ بپتسمہ پا چکے ہیں۔

اس مشن کے متعلق چین میں اس وقت ۱۰۷۷ مشنری کام کرتے ہیں۔

آسام کے بشپ صاحب کی شادی خانہ آبادی اس موسم سرما میں ہونیوالی ہے مگر تاریخ تا حال معین نہیں ہوئی

ایمان اور ترتیب کی ایک عالمگیر کانفرنس ہونیوالی ہے۔

قریباً ...۷ ناظر فوج میں بھرتی ... ہو گئے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے اُن کی مزید بھرتی کا حکم دے دیا ہے۔

کلکتہ کے سینٹ پال کالج کے پرنسپل پادری ڈبلیو۔ ای۔ ایس ہالنڈ چرچ آف انگلینڈ کے ممبر ہیں۔ کلکتہ یونیورسٹی کے ایک فیلو مقرر ہوگئے

مائے جو ہیں ہندو جاترا کے مطابق ایک مسیحی جاترا مقرر ہوئی ہے۔ یہ جاترا اس ضلع میں ہر سال ہوتی رہیگی۔

اس ماہ کی ۳۰ تاریخ کو ہندوستان کے راجاؤں اور روسا کی ایک کانفرنس دہلی میں ہونے والی ہے۔ جس میں اپنی ریاستی معاملات پر سخت مباحثہ ہوگا۔

انڈین سوشیل ریفارمر کی اڈیٹر صاحب دختر مس کماکوٹی نٹراجن بی۔ اے مدراس کے ویمنس گورنمنٹ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر آف ہسٹری مقرر ہوئی ہیں۔

ایک امریکن سٹیمر وچوارا نے ایک برقی خبر موصول کی جبکہ وہ مقام روانگی برقی خبر سے ...۹ میل کے فاصلہ پر تھا۔

کچنر فلیگ ڈے ۱۶ نومبر کو مقرر ہوا ہے یہ تقریب جنرل کچنر نیشنل میموریل فنڈ کی ہوگی

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خزانہ میں طلائے مسکوک و غیر مسکوک دو کھرب ڈالر طلائی کی قیمت اور انگلستان کے خزانہ میں ۸۰ کروڑ ڈالر طلائی کی قیمت کا سونا موجود ہے

پونس آف ویلز کا ایک اخبار جاری ہوا جسکا نام ٹریلی مرائیو ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ پوتھمر کی رجعت کے بعد جرمن مسلح گاڑیاں آسٹروی محاذ میں جا گھسیں اور دشمن کے خطوط کے پیچھے ۲۰ میل تک چلتی رہیں۔ اور جہاں کہیں گاڑیاں جاتی تھیں لوگوں پر خوف طاری ہو جاتا تھا۔ وہ ایک اور مقام میں محاذ کے اندر از سر نو جا گھسیں۔ اور روسی خطوط پر از سر نو قبضہ کر لیا۔ اُن کا ایک سپاہی بھی ہلاک نہ ہوا *

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ گوریزیا محاذ پر جو اخبار میٹنگ گرو کا نامہ نگار رہتا ہے وہ راوی ہے کہ آسٹریوں نے گوریزیا کو پھر واپس لے لینے کی اُمیدیں توڑ دی ہیں۔ اطالوی جارحانہ حملات پھر شروع ہو گئے

لنڈن ۹ اکتوبر۔ سگنور بوسیلی نے میلان میں ایک تقریر کے اندر کہا کہ اب سے اٹلی کے سامان جنگ کی بہم رسانی خود اپنے لئے کافی ہے۔ اور باقیماندہ سامان جنگ اتحادیوں کے لئے موجود ہے۔ توپیں اس قدر تیار ہو رہی ہیں جس قدر کہ قبل از جنگ ہر سال ہوتی تھیں اور میکسم توپیں ۲۰۰ گناہ زیادہ تیار ہوتی ہیں۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ ٹائمز کا راٹرڈم کا کارسپانڈنٹ مظہر ہے کہ سامان جنگ بنانے والے کاریگروں کو حسابات پر زور دینے کی پالیسی جرمن گورنمنٹ نے اختیار کر لی ہے۔ کہ وہ لوگ اپنا روپیہ جنگی قرضہ میں دیویں۔

اس سے برونزویک میں ایک بغاوت پیدا ہو گئی ہے۔ رسالہ نے لوگوں کو کام پر لگے رہنے پر مجبور کیا۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ کے منتظمان خیال کرتے ہیں کہ جرمن قرضہ کے نتائج اطمینان بخش نہیں ہیں۔ اور اب مالی حالت دگرگوں ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ جرمنی کا جنگی خرچ ستمبر کے آخر تک ۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ جس میں سے صرف ۱۸۲۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ پہلے کے چار قرضوں میں سے دیا گیا۔ جس سے عام قرضہ ۵۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ گورنمنٹ کے سر قرضہ رہا۔ جس پر رائشٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) کی آنے والی میٹنگ میں اور قرضہ کا اضافہ ہو جائیگا۔ جبکہ ایک اور جنگی قرضہ طلب کیا جائیگا۔ مخبران جرمن کہتے ہیں۔ کہ جرمنی ٹھیکہ داران سے علیحدہ صنعت و حرفتی اور تجارتی مرکزوں میں قرضہ کی بہت ہی کم حمایت کیگئی ہے۔ اور چندہ بالتخصیص زراعت پیشہ لوگوں سے وصول ہوا ہے۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ جنرل ہیگ کا اس سہ پہر کا مراسلہ راوی ہے۔ ہم نے بٹ ڈے وارلنکورٹ کی سمت میں لی سارس کے مشرق میں آگے بڑھ گئے اور وہاں اپنے مورچے قائم کر لئے۔ ہم نے انکر کے شمال سے متفرق مقاموں پر کامیابی کے ساتھ گاس چھوڑی۔ دشمن کا جواب خفیف تھا۔ اور ہمارا شب گرد دستہ دشمن کی خندقوں میں گھس گیا اور بہت سے آدمی پکڑ لئے۔ ہم نے نیوویل۔ سینٹ واسٹ اور لوز کے مضافات میں دشمن کی خندقوں پر متعدد یورشیں کیں۔ جس سے بہت لوگ ہلاک کئے۔ اور سپاہی اسیر کر لئے۔

اس سہ پہر کا مراسلہ مظہر ہے دسوم کے شمال میں رات امن رہا اور سوم کے جنوب میں طرفین سے گولہ باری ہوتی رہی۔ علاقہ رائے میں کئی سرتیز پر دشمن نے سخت گولہ باری کی۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ جنرل ہیگ کا اس سہ پہر کا مراسلہ بیان کرتا ہے کہ ہم نے سٹف ریڈاوٹ کے شمال کے جانب زمین لے لی۔ جہاں دشمن کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔ ہم اراس کے شمال میں دشمن کی خندقوں میں گھس گئے اور دو سو آدمی قید کر لئے۔ سالی زنیل کے مضافات میں میدان میں ہمارے توپخانہ نے دشمن کا ایک دستہ دیکھا۔ اور اُن کو اُنہوں نے منتشر کر دیا۔ سوچز کے جنوب مشرق میں ہمارے خطوط کے سامنے دشمن کے ایک دستہ نے حملہ کیا۔ مگر فوراً سخت نقصان کے ساتھ ہم نے اُس کو خندقوں سے نکال دیا۔

لنڈن ۹ اکتوبر۔ پیرس۔ سلونیکہ ایک سرکاری بیان اس نہج کا ہے کہ دریائے سٹروما کے مشرق میں برٹش اور بلغاری عقب کے ایک حصہ میں مٹ بھیڑ ہوئی۔ جو ریلوے پر سوار ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ اس علاقہ میں پندرہ ہزار بلغاری ہلاک شدہ پائے گئے دروا اور قرنہ کی جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ سروی دریائے قرنہ سے عبور کر رہے ہیں۔ اور بلغاریوں کے سخت بالمقابل حملات کا جواب دے اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ بائیں طرف فرانسیسی اور روسی دشمن کے اس نئے خط مدافعت تک پہونچ گئے ہیں جو کہالی سے جھیل پریسپا تک ہے۔ نیوپارگ میں صرف ایک مربع میل میں ۲ لاکھ آدمی کی آبادی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سلف گورنمنٹ کا مطالبہ

اگر ہم ہندوستان میں مسیحی مذہب کے بیرونی انتظام اور کلیسیائی حکومت کا مقابلہ ہندوستان پر برٹش سلطنت اور حکومت کے ساتھ کریں تو ان دونوں حکومتوں اور نظم ونسق میں ایک عجیب مشابہت اور یکسانیت نظر آتی ہے۔ جو تحریک آج پولیٹیکل نقطۂ خیال سے سلطنت برطانیہ اور ہندوستان کی رعایا کے درمیان زور سے جاری ہے۔ اُسی قسم کی لہر فارن مشنری سوسائیٹیوں اور ہندوستانی مسیحیوں کے درمیان چل رہی ہے۔ جو مطالبہ آج ہندوستان اپنے برٹش راج سے کر رہا ہے وہی مطالبہ ہندوستانی مسیحی فارن مشنریوں سے کر رہے ہیں۔ اس نقطۂ خیال سے دونوں کے مطالبے حق بجانب ہیں جس طرح تھوڑی سی تعداد سرکاری انگریزی حکمرانوں کی اس وسیع ملک ہندوستان کی بیشمار رعایا پر حکمران ہے۔ اُسی طرح فارن مشنریوں کی ایک قلیل جماعت ۹ ۳ لاکھ سے زیادہ ہندوستانی مسیحیوں پر حکمران ہے۔ سلطنت اور مشن ہر دو میں ہندوستانی معاملات کو انگریزی ہاتھوں اور طریقوں سے چلانے کا میلان اپنے پورے پیمانہ میں موجود ہے۔ اور جیسا سلطنت میں بیسی طرز حکومت سے بے اطمینانی اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے ویسے ہی تمام ہندوستانی کلیسیا کے درمیان فارن مشنری حکومت اور انتظام سے بے اطمینانی اور بے چینی کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور جو مطالبہ ہندوستانی تعلیمیافتوں اور پبلک سے سلف گورنمنٹ کا ہو رہا ہو بعینہٖ ہی وہی مطالبہ تعلیمیافتہ اور پبلک ہر دو قسم کے ہندوستانی مسیحی فارن مشنوں سے کر رہے ہیں اگر ہم سلف گورنمنٹ کے پولیٹیکل مطالبہ سے قطع نظر کرکے۔ جس سے ہمیں اس وقت اس مضمون میں سروکار نہیں۔ کلیسیائی سلف گورنمنٹ کے مطالبہ پر غور کریں۔ اور اس کے ہر پہلو پر اچھی نظر ڈالیں تو اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستانی مسیحیوں کا یہ مطالبہ بالکل حق اور موزوں ہے۔ سچ پوچھو تو وہ قوم ایک مردہ قوم ہے جس کے دین دنیا کی باگ غیر ممالک کے لوگوں کے ہاتھوں میں ہو یہی حالت آج ہندوستانی مسیحیوں کی ہے۔ غیر مسیحی ایک بات میں ہم سے سبقت رکھتے ہیں یعنی کہ اگرچہ ان کی پولیٹیکل حکومت برٹش راج کے تحت سے وابستہ ہے۔ تو بھی مذہب کی حکومت تو خود ان کے اختیار میں ہے۔ مگر ہندوستانی مسیحیوں کی دینی اور دنیادی حکومت ہر دو فارن مشنریوں کے پاس ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ نہ صرف ہندوستانی ذہنوں میں بلکہ مشنری صاحبان بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ غیر ممالک کے منتظمان کی حکومت اور ان کا انتظام خواہ کیسا ہی عمدہ اور مفید سمجھا جائے اور کلیسیا کی بناڈالنے کے لئے کیسا ہی ضروری متصور کیوں نہ ہو۔ تو بھی وہ اصالتاً عارضی ہے۔ اور ان کے نتائج بھی عارضی ہی ہیں۔ اور سلف گورنمنٹ کی بجائے اُس کو کوئی مستقل اور مفید اہمیت نہیں دیجا سکتی۔ فرض کرو کہ جس حالت میں آج ہندوستانی مسیحی دینی اور دنیوی پہلو سے ہیں۔ اُسی حالت میں فارن مشنریوں کا سایہ ان پر سے بالکل اُٹھ جائے۔ اور وہ ہر صورت سے اپنے آپ پر چھوڑ دیئے جائیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ کیا وہ انگریزی طرز حکومت اور طرز عبادت اور بائبل کی مغربی طرز تعلیم اور مغربی خیالات قائم رہ سکیں گے؟ کیا ان سے کچھ فائدہ اس حالت میں ہندوستانی مسیحیوں کو پہنچ سکیگا؟ ہماری دانست میں ہر ایک صاحب دانش و بینش خواہ یوروپین ہو خواہ ہندوستانی وہی جواب دیگا جو ہمارا معہود ذہنی ہے۔ ہمارا تو خیال ہمیشہ سے یہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ بڑے بڑے عالم اور تجربہ کار منصف مزاج مشنری صاحبان کا بھی وہی خیال ہو جو ہمارا ہے۔ اور جہاں تک ہم اپنے تجربہ سے کہہ سکتے ہیں اور جہاں تک ہم نے بعض بڑے بڑے مشنری صاحبان سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے خیالات معلوم کئے ہیں۔ وہ بھی ہمارے خیال سے متفق ہیں۔ کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا کا اگر کوئی ممکن اعلےٰ تصور (ہائیسٹ آئیڈیل) ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی ایک ایسی آزاد اور خود مختار کلیسیا جو اپنے معاملات کا انتظام اور فیصلہ خود کرے۔ اپنی زندگی آپ بسر کرے۔ یعنی دینی اور دنیاوی طور پر اس کی اوقات بسری کا دارومدار خود اس پر ہی ہو۔ اور اپنی ہی تجاویز کے مطابق ترقی کرے۔ دنیاوی طور پر اوقات بسری سے ہمارا مطلب وہ دنیاوی اوقات بسری ہے جو مسیحی کلیسیاؤں میں رہ کر وہ بسر کر سکتے ہیں۔ نہ کہ ہمارا مطلب پولیٹیکل اوقات بسری ہے۔ اُن میں مسیحی لوگ اپنے ہموطنوں سے الگ نہیں ہو سکتے) ہمارا یہی خیال ہے۔

کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی کلیسیائی سلطنت گورنمنٹ نہ صرف ہندوستانی کلیسیائی آزادگی اور نشو و نما کے لئے بلکہ خود مسیحی مذہب کے ہندوستان میں پھیلانے کی ممد و معاون ہوگی۔ اس اعلیٰ مقصد کے حاصل کرنے کے فوری اقدام کی بابت اور اس امر کے بارے میں کہ آیا کلیسیا اس کلیسیائی سوراجیہ کے لائق فی الحال ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ متفرق خیالات ہوں۔ اور ہیں بھی۔ مگر اس آئیڈیل اور اس کے مطالبہ کے حق اور واجب ہونے میں کسی اہل فکر و آزاد منش اور یہی خواہ ہندوستانی مسیحی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

خدا پر بھروسہ رکھنا

والدین پر کامل بھروسہ اور اعتبار رکھنا بچوں کے خواص میں سے ایک خاصہ ہے۔ اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو یہ خاصہ بھی اُس میں سے جاتا رہتا ہے۔ اور اُس کے بجائے بے اعتباری اور شک آموجود ہوتے ہیں۔ خداوند مسیح نے اپنے پیرؤوں میں جو خواص ہونے لازمی بتائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم بچوں کی مانند بنو۔ اور بھروسہ رکھنا بچوں کے خواص میں سے ایک خاصہ ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی بڑا عالم فاضل اور دانا کیوں نہ ہو مگر پھر بھی خدا کے سامنے بچہ ہی ہے۔ اور اُس کو خدا کی باتوں پر ایسا بھروسہ رکھنا لازم ہے۔ جیسا کہ بچہ اپنے والدین کی باتوں پر رکھتا ہے۔ ہمیں یقین کرنا چاہئیے کہ جو سلوک خدا ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ وہ بادی النظر میں خواہ کیسا ہی کرخت اور کیسا ہی بُرا کیوں نہ معلوم ہو۔ کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی طور پر اُن کا نتیجہ بالضرور اچھا اور مفید ہوگا۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر ایک شخص جہاں تک اُسے معلوم ہے درست عمل کرے۔ اور باقی باتوں کے لئے خدا پر بھروسہ کرکے اس پر چھوڑ دے۔ ہر ایک شخص کی زندگی میں ایسے بہت سے موقعے پیش آتے ہیں کہ وہ ایک بات کو جہاں تک اُس سے ہو سکتا ہے۔ اور جس ممکن طریقہ سے اور جس قدر جلدی اور عمدگی سے ہو سکتا ہے بکر گذرتا ہے۔ اور وہاں ہی ٹھہر جاتا ہے۔ اور آگے نہیں چل سکتا یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ وہ اس کام کی بابت خدا پر بھروسا اور اپنی ساری فکر اُس پر ڈال دے۔ تا وقتیکہ خدا اس کے لئے کوئی راہ نکال دے۔ اور اُس کا سارا کام بار آور اور مفید اور مسرت بخش ہو جائے۔ خدا پر بھروسہ کرنے سے وہ آدمی کی تمام مشکلات آسان اور تمام دقیق مسائل حل کر دیتا ہے۔ اور خدا اپنا سارا کام اپنے وقت اور طریق پر کرتا ہے۔ ہمارا کام صرف صبر کے ساتھ اُس پر بھروسہ کرنا ہی ہے۔

میدان جنگ میں دعا

پادری ڈبلیو۔ ایس کلارک صاحب

چیپلین نے جو حال ہی میں میسوپوتامیہ سے واپس آئے ہیں گذشتہ اتوار مورخہ ۱ ماہ حال کو لکھنؤ کے کرائسٹ چرچ میں وعظ فرمایا۔ اور اس مذہبی طبیعت کا اظہار کیا جو یورپی اور ایشیائی ہر دو میدان جنگ میں افواج کے اندر موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے فرانسیسیوں۔ روسیوں۔ سردیوں اور جبشیوں کے اُس مذہبی تقوے کا ذکر کیا جو اُن کی افواج رکھتی ہیں۔ آنجناب نے یہ بھی فرمایا کہ خندقوں کی فوجوں کو جو دلیری اور قوت ملی ہے۔ وہ سرزمین آبادی کی دعاؤں ہی کے طفیل سے ہے۔ اور کہ اگر سرزمین آبادی بری بحری اور فضائی جنگوں میں فتوحات کے لئے دعا نہ کرتی تو فتح کا امکان نہ تھا۔ تمام زخمگاہوں کا علم رکھتے ہوئے چیپلین صاحب نے کہا کہ جیسی مشکلات کا سامنا سپاہیوں کو میسوپوتامیہ میں کرنا پڑا ہے۔ دنیا مقابلہ ان کو کہیں اور نہیں ہے۔ مگر باوجود اس کے اُن کی شجاعت اور تہوّر میں کسی قسم کا خلل ظاہر نہیں ہوا۔ پادری صاحب موصوف نے اسباب پر زور دیا کہ مذہبی کوشش ہی کافی نہیں ہے۔ جاڑا آرہا ہے۔ اور میسوپوتامیہ سے گرم موزوں اور بے انگلیوں کے دستانوں اور دیگر گرم کپڑوں کی بڑی مانگ ہے۔ اور یہ مانگ صرف شخصی کوششوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ مسٹر کلارک نے اس کام کی بھی تعریف کی جو اس سمت میں لیڈی چیلمسفورڈ صاحبہ اور انڈین وار فنڈ نے کیا۔

زبان کو لگام دینا

کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے۔ آدمی اسباب کا تو اکثر خیال رکھتا ہے۔ کہ وہ کسی ہتھیار سے اپنے پڑوسی کی جان نہ لے اور اس کو اُس سے زخم نہ لگائے۔ مگر اسباب کا بہت کم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی بُرا بول بولنے سے پڑوسی کو ایسا زخم لگ جاتا ہے جس کا گھاؤ کبھی نہیں مٹتا۔ اور جو تلوار کے زخم سے زیادہ گہرا اور زہردار رہتا ہے۔ کیونکہ تلوار کا زخم تو جسم پر رہتا ہے۔ مگر زبان کا زخم روح پر لگتا ہے۔ تلوار کے زخم سے اُس کی شہرت اور عزت اور نفع پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ مگر زبان کے زخم سے یہ ساری باتیں جاتی رہتی۔ یا اُن کے جاتے رہنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور یہ نہایت تعجب اور افسوسناک امر ہے کہ زبان سے زخم لگانا نہایت ہی آسان اور عام دستور ہے۔ اور اُس خوشی کو سمجھنا بھی دشوار ہے جو لوگوں کو دوسروں کے خلاف بُری بات

بولتے ہیں حاصل ہوتی ہے۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ دستور انسانوں میں عالمگیر اور کثرت سے ملتا ہے۔ ایسے لوگ اس حقیقی کمال کو حاصل نہیں کر سکتے جو فضائل مسیحیوں میں سے ایک فضیلت ہے۔

موسیقی آسمان سے آئی ہے۔

نسل ہر ایک عمدہ اور کامل عطیہ کے موسیقی بھی ہماری برکت ہے۔ چیونٹی کی آواز سے لیکر اشرف المخلوقات۔ انسان کی آواز تک جس قدر بے شمار آوازیں عالم میں ہیں وہ سب خدا ہیں اُسی ازلی اور ابدی راگ کی گونجیں ہیں اور چونکہ یہ سورگی راگ منڈل میں پیدا ہوا ہے۔ اس لئے خالق کی تعریف کے لئے کل موجودات کا وسیلہ اور آلہ ہے۔ جو نسبت انسان کو خلقت سے ہے۔ وہی نسبت انسانی آواز کو راگ و دیار علم موسیقی سے ہے۔ جو نسبت محبت کو مسیحی فضائل سے ہے۔ وہی نسبت موسیقی کو فنون لطیفہ سے ہے۔ سنگتراشی۔ رنگ سازی اور علم عروض سے موسیقی قدیم ترین علم ہے۔ کیونکہ یہ بنی نوع انسان سے بھی قدیم ہے۔ خلقت کی پیدائش کے عین آغاز میں "صبح کے ستارے ملکر گاتے اور بنی اللہ خوشی سے للکارتے تھے"۔ تمام زمین موسیقی اور خوش الحانی سے معمور ہے۔ اس فن شریفہ پر تمام دنیا کے اور تمام زمانے کے انسانوں کی شہادت پائی جاتی ہے۔ خود سالشم بزرگ نے اس علم کی بابت کہا ہے۔ کہ اس میں شیرینی اور نفع ہے۔ اور شاکو جلال بخشتا ہے۔ ہمارے دلوں کو پاک کرتا ہے۔ ہمارے مراقبوں کو ارفع اور اعلیٰ بناتا ہے۔ اور ہمیں نجات کے لئے دانا بناتا ہے۔ مقدس آگسٹین کا قول ہے کہ "موسیقی وہ طریق ہے جس سے ہماری روح کا وہ زخم اچھا ہوتا ہے جو ہمارے کسی نہ کسی جذبہ اور جوشوں نے اُس کو لگایا ہو۔ شہوت پرستی دبائی جاتی ہے۔ اور مقدس شکستہ دلی اور دینداری کے تقویٰ کی جانب لے جاتا ہے"۔ لوتھر بزرگ کا بیان ہے کہ "موسیقی خدا کے نہایت ہی جلیل عطیات میں سے ایک ہے۔ یہ دل سے غموں کے بوجھ اور بُرے خیالوں کی دلفریبی کو دور کرتا ہے"۔ علم موسیقی کی قدرت اور طاقت کسی اور جگہ ایسی نمایاں نہیں ہوتی جیسی کہ عبادت الٰہی میں ہوتی ہے۔ راگ دعا یا سچائی کو مناسب طور پر قبول کرنے کے لئے انسان کے دل کو تیار کرتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ اتحاد پیدا کرنے میں روح کو بلند کرتا اور اُبھارتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ موسیقی کی تولید خداوند کے گھر میں گیتوں کی خدمت میں ہوئی۔ اور ان دنوں گانے کی طاقت اور تاثیر ریوائیول میٹنگوں میں نمایاں ہوتی ہے۔ موسیقی مرض کو اسیر کر اور دل کو لبھا لیتا ہے۔ اور ہم کو آسمان تک لیجاتا ہے۔

جنگ میں ہندوستان کی امداد

مہاراجہ صاحب قاسم بازار نے کونسل میں سوال کیا تھا کہ موجودہ جنگ میں دیسی ریاستوں اور ہندوستان کے باشندوں نے کس قدر امداد دی ہے۔ اس پر سرکاری ممبر نے جواب دیا کہ والیان ریاست نے جو امداد نقد جنس میں دی ہے۔ اس کی تفصیل بہت طویل ہے۔ اور اُسکا بہم پہنچانا آسان نہیں۔ البتہ عام باشندگان ملک نے جو فنڈ مہیا کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

امپیریل انڈین ریلیف فنڈ	۸۲۹۸۷۵	پونڈ
سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن (نقد)	۹۱۰۰۰	〃
	[illegible]	〃
اشیاء جو دیگئی اُس کی قیمت	۱۲۷۰۰۰	〃
مدراس وار فنڈ	۲۸۸۰۰۰	〃
بنگال ہاسپٹل شپ	۸۷۰۰	〃
کلکتہ کا مجروحین جنگ کا فنڈ	۴۵۰۰۰	〃
بھاگلپور 〃 〃	۱۸۷۰۰	〃
بلجیموں کی امداد کا فنڈ	۲۷۰۰۰	〃
صوبجات متحدہ کا وار فنڈ	۲۰۰۰۰۰	〃
پنجاب کا مسلح ہوائی جہازوں کا فنڈ	۱۰۰۰۰۰	〃
میزان کل	۱۶۶۵۲۷۵	〃

ایک فارسی لڑکا

قدیم زمانہ کا ذکر ہے کہ شہر شیراز میں ایک فارسی بادشاہ ایک روز اپنے دربار میں جلوہ افروز تھا اور دستور کے مطابق اعلان کیا گیا۔ کہ ہر شخص کی فریاد رسی کے لئے دربار کھلا ہے۔ اور جو چاہے آئے اور داد لے۔ بہت لوگ آئے اور اُس کے انصاف سے فیض پا کر چلے گئے۔ اسی اثنا میں بادشاہ نے سنا کہ دیوان خانہ کے دروازوں پر بڑا شور و شغب ہو رہا ہے۔ بادشاہ نے اُس کا موجب دریافت کیا۔ دربان نے آکر عرض کیا کہ بادشاہ سلامت ایک پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے چھوٹا سا لڑکا آیا ہے اور اندر حضور کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔

بادشاہ نے چیں بہ جبیں ہوکر کہا جو لوگ میرے پاس آتے ہیں انہیں تم آنے کیوں نہیں دیتے؟ اُسے کہہ دو کہ اندر آجائے۔ بادشاہ کا فرمانا تھا وہ لڑکا فوراً حاضر خدمت کر دیا گیا۔ جب دربار کے وزراء و امراء نے اس لڑکے کو پھٹے پُرانے چیتھڑے پہنے اور ہاتھ میں گداگری کا کاسہ لئے دربار میں کھڑے دیکھا تو سب کے سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ مگر لڑکے نے اُن کی طرف کچھ بھی توجہ نہ دی اور بجائے جھجک اور سہم کے بڑے ادب اور شائستگی کے ساتھ آداب بجالایا۔ بادشاہ نے کہا تیری کیا فریاد ہے۔ لڑکے نے جواب دیا۔

بادشاہ سلامت! گذشتہ سال میرے والدین ناگہاں فوت ہوگئے۔ اور یوسف ابن دانش کے بخیل امیر نے اُن کا مکان اور کل اساس البیت اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور مجھے کوچہ میں باہر نکال دیا اور یہ جھوٹا دعوٰی مجھ پر کیا کہ تیرے باپ نے میرا قرضہ دینا تھا اور چونکہ میرے پاس پیسہ نہ تھا اور اسلئے کوئی اس کے خلاف بھی کوئی کچھ نہ کہہ سکتا۔ میں اب اے بادشاہ تجھ سے انصاف اور محافظت کا طلبگار ہوں۔

بادشاہ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس پر ایک افسر نے جو اُس لڑکے کے پیچھے کھڑا تھا لڑکے کے کان میں کچھ کہا۔ مگر اُس لڑکے نے سر ہلا کر انکار کر دیا۔ اور لڑکے نے جواب دیا اے بادشاہ! قیامت کے دن فرشتہ یہ نہ پوچھیگا کہ تیرا نام کیا ہے۔ بلکہ یہ کہ تیرے اعمال کیا ہیں؟ بادشاہ نے اُس افسر سے پوچھا کہ تو نے لڑکے کے کان میں کیا کہا تھا۔ یہ سنکر اس افسر کا چہرہ زرد ہوگیا اور بڑا پشیمان ہوا اور بولا اے بادشاہ! میں نے اس سے کہا تھا کہ تو صرف میرا نام لے دے کیونکہ میں اس کو دیکھکر بڑا خوش ہوگیا تھا۔ پھر لڑکے کی طرف توجہ ہوکر بادشاہ نے پوچھا کہ تو نے اس سے انکار کیوں کیا تھا۔ لڑکے نے بادشاہ کی طرف غور سے دیکھکر عرض کی کہ اے بادشاہ! میں نے اس لئے اس سے انکار کیا تھا کہ لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا خنجر کے زخم کی مثل ہے۔ زخم تو تندرست ہوجاتا ہے۔ مگر داغ باقی رہ جاتا ہے۔

بادشاہ نے اپنے مشیروں کو اپنے پاس بلایا اور تھوڑی دیر گفتگو کرکے وہ سب دربار سے روانہ ہوگئے۔ اور بادشاہ نے لڑکے سے کہا اے لڑکے تیرے مقدمہ کی اب تحقیقات ہورہی ہے۔ مگر مجھے بتاؤ تو سہی کہ تو نے محض ایک گداگر ہوکر ایسے آداب کہاں سے سیکھے؟ لڑکے نے تبسم کرکے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت میں نے بارہا ایسی اُن آدمیوں کو دیکھکر اُن سے یہ سیکھا جن کو کسی قسم کا ادب نہیں آتا۔ یہ سُن کر بادشاہ ہنس پڑا اور اُس کی بات کو تسلیم کر لیا۔ اور تمام حاضرین نے تالیاں بجاکر اس پر صاد کیا۔ اور بادشاہ نے مسکرا کر کہا جواب تو خوب ہے۔ اور پوچھا بتاؤ۔ کیا تو ہماری نگر میرے ساتھ رہیگا؟ تو بڑا حاضر جواب اور شیریں زبان ہو۔ اور مجھے تیرے جیسوں ہی کی ضرورت رہتی ہو۔

ناظرین! یہ شیخ سعدی تھا۔ جو لعبہ میں بڑا بھاری فارسی شاعر اور مصنف ہو گذرا ہے جس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں اور جس کی کتابیں آج تک دنیا میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔ یہ اُس کے عروج کا پہلا قدم تھا۔ اور یہ مقولہ یاد رکھنے اور اس پر عملدرآمد کرنے کے لائق ہے کہ جھوٹ خنجر کے زخم کی مانند ہے۔ زخم تو مٹجاتا ہے مگر اس کا داغ باقی رہتا ہے۔

تین اہم سوالات اور اُن کے فلسفیانہ جوابات

یہ تین سوال ہیں جو افلاطون نے اپنے استاد سقراط سے پوچھے تھے اور اس نے ان کے اطمینان بخش اور روزمرہ تجربہ میں آئے ہوئے جواب دیئے جن پر غور کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

سوال ۱ - دنیا میں قابل الرحم کون اشخاص ہیں؟

جواب تین شخص (۱) وہ آدمی جو کسی بد مزاج حاکم کا محکوم ہو (۲) وہ عقلمند شخص جس کا صلاحکار جاہل آدمی ہو (۳) وہ اشراف جو کسی کمینہ کا محتاج ہو۔

سوال ۲ - لوگوں کے کام کب ضائع ہوجاتے ہیں؟

جواب تین حالتوں میں (۱) جبکہ کوئی دانشور آدمی کسی کو نیک مشورہ دے اور وہ اُسکو نہ مانے (۲) جبکہ لڑائی میں کسی مستعد پہلوان اور اُس کے ہتھیاروں سے کچھ کام نہ نکلے (۳) جبکہ کوئی بخیل مال جمع کرے۔ اور مرجائے۔

سوال ۳ - آدمی کس چیز سے عزت اور آرام پاتا ہے؟

جواب تین باتوں سے (۱) شکر جس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے (۲) خدا کا ذکر جس سے زبان پاک ہوتی ہے (۳) قناعت جس سے سیرچشمی ہوتی ہے۔

ضرورت ۲ - ایگلور۔ امی خاندیش میں ایک اُردو خوان سند یافتہ کیٹی کسٹ کی ضرورت ہے۔ معہ نقل سندات پادری تھامر ولد جانسن صاحب

مراسلات

اسیسی کا سینٹ فرانسس

(ترجمہ - گزشتہ سے پیوستہ)

دوسرا باب

تبدیلی کا وقت ۱۲۰۲ء

۱۲۰۲ء میں اسیسی اور قریب کے شہر پروگیہ کے درمیان ایک خانہ جنگی شروع ہوئی جو اُن دنوں میں اکثر ہوا کرتی تھی - فرانسس لڑنے کو گیا لیکن چونکہ اسیسی کو شکست ہوئی وہ اپنے کئی ہم شہریوں کے ہمراہ قید کر دیا گیا - ایک پورا سال وے پروگیہ میں قید رہے - تو بھی اس ہیبتناک قید میں فرانسس کبھی مایوس نہ ہوا - اُس کے ساتھ کے قیدی جو غمزدہ رہتے تھے - اُس کی تلوّن مزاجی پر تعجب کرتے تھے - کیونکہ جب وہ اداس اور آزردہ بیٹھتے تھے فرانسس خوش رہتا - اور اپنی محبت سے دوسروں کو خوش کر لیتا تھا - اُس کے ساتھی یہ کہکر اسے ملامت کرتے تھے - کہ تو پاگل کی طرح ہے کہ قید ہونے پر خوش ہوتا - جس کے جواب میں فرانسس باواز بلند کہا کرتا تھا کہ تم مجھے کیا سمجھتے ہو - تمام دنیا میری پرستش کرے گی -

اور ایک موقعہ پر جب ایک سپاہی نے دوسرے کو کچھ آزار پہنچایا - اور اس سبب سے باقی تمام نے چاہا کہ اُس سے الگ رہیں - صرف فرانسس نے اُس کے ساتھ رہنے سے انکار نہ کیا - بلکہ باقیوں کو اسی طرح کرنے کی نصیحت بھی کی - اور اس طرح سے وہ میل ملاپ کرانے میں کامیاب ہوا - جب سال ختم ہوا اور دونوں شہروں میں صلح ہوگئی - فرانسس بمعہ اپنے ساتھیوں کے آزاد کر دیا گیا - اور اسیسی کو واپس آیا -

اسیسی واپس آنے پر فرانسس اپنے دن پہلے کی طرح کاٹنے لگا - لیکن خدا کا ہاتھ اُس پر پڑا - اور وہ بیماری سے گر پڑا - اُسے سخت بخار آیا - اور کئی ہفتوں تک وہ موت کا مقابلہ کرتا ہوا پڑا رہا - ان ایام میں اور خیالات اُس کے دل میں جاگزیں ہوئے - وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو گیا - سب جو پہلے اُسے خوش گوار معلوم ہوتا تھا - اب محض جہالت معلوم ہونے لگا - اُس کا دل بے قرار ہو گیا - اور اُس کی روح کو ایک بڑی گرسنگی محسوس ہوئی - اور اپنی تنہائی کے سبب اُس پر ایک خوف طاری ہوا -

مناالعل عزیز - از اورنگ آباد دکن -

کیا آدم سے پیشتر بھی دنیا میں انسان تھے

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس کا وعدہ گناہ کے ہوتے ہی دیا گیا ہے پیدائش ۳: ۱۵ تاکہ جو کوئی شیطان یا سانپ کا کاٹا ہوا اُس پر بذریعہ ایمان نگاہ کرے - ہلاکت سے بچ جاوے گنتی ۲۱: ۹ و یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵ اور جو کوئی اب بھی دیدہ و دانستہ خداوند کو رد کریگا وہ ہرگز نہ بچیگا کیونکہ یہ روح القدس کا گناہ ہے - جس کی نہ اس جہان میں اور نہ آئیندہ جہان میں معافی ہوگی متی ۱۲: ۳۲ کیونکہ شیطان و آدم و حوا نے تو جو کچھ کیا وہ ناواقفیت سے کیا - پر جو کوئی اب گناہ و اُس کے علاج کو جانتا ہو بھی باز آکر خداوند کو قبول نہیں کریگا وہ شیطان کی طرح ہمیشہ کے لئے رد کیا جائیگا - عبرانیوں ۶: ۴-۹ و ۱۰: ۲۶ و ۲۷ -

فقیر - کیا خدا کو اس کا علم نہ تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد آدم اور حوا گنہگار ہو جائینگے - اور گناہ کے باعث کل مخلوق بطالت کے تحت میں آجاویگی! اگر معلوم تھا تو جس کے سامنے تینوں زمانے زمانہ حال کی طرح سامنے ہیں - یہ بدی دیکھ کر کہ میری مخلوق بگڑ گئی ہے - یہ کیوں کہا کہ بہت اچھا ہے - پیدائش ۱: ۳۱ -

مہرشی - یہی سوال ایک شخص نے ایک مشہور ربی سے کیا تھا - کہ جب خدا کو معلوم تھا کہ آدم اور حوا اور اُس کی نسل گناہ کر کے مرجائینگے تو یہ جانتے ہوئے اُس نے کیوں کہا کہ بہت اچھا ہے - ربی نے سائل سے کہا جب تمہارا بیٹا پیدا ہوا تو تم نے خوشی کیوں منائی - اُس نے کہا اُس لئے کہ وہ ایک اچھا اور خوشی کا وقت تھا ربی نے کہا جبکہ تجھے معلوم تھا کہ یہ جو آج پیدا ہوا ہے ایک روز مریگا بھی - تو تو نے یہ جانتے ہوئے بھی بجائے اس کے آٹھ آٹھ آنسو بہاتا دھوم دھام سے خوشی منائی - سائل یہ سنکر خاموش ہوا - اسی طرح خدا نے آدم کی آئیندہ حالت جانتے ہوئے بھی کہا کہ بہت اچھا ہے - کیونکہ آدم کے لئے فی الحقیقت اُس وقت بہت اچھا تھا ودیگر خدا کا علم کسی کو نیکی یا بدی کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا - مثلاً مجھے معلوم تھا کہ وہ سنٹ کے بچہ قائن ہابیل کو مار ڈالیگا اور ہیں نے اُس کے خطرہ کی نسبت بھی اُس کو جتا دیا - مگر وہ باز نہیں آیا - اب بتاؤ کیا میرے علم نے اُسے مجبور کیا کہ ہابیل کو مار ڈالا - نہیں یہ اُس نے از خود کیا - اسی طرح خدا کا علم بنی آدم کی نسبت تھا ودیگر -

فقیر۔ کیا ارواح انسانی بھی خدا کی مانند ازلی ہیں یا پیدا شدہ۔ اگر ازلی نہیں تو ابدی کس طرح ہونگی۔ کیونکہ جس کا شروع ہے اُس کا اخیر بھی ہوگا۔ اور اگر روحیں پیدا شدہ ہیں تو بدن کیساتھ ہی پیدا ہوتی ہیں یا اس سے پیشتر؟

مہرشی۔ انسانی روحیں ازلی نہیں کیونکہ اگر زمانہ کے لحاظ سے خدا کی مانند لامحدود ہوتی تو علم و قدرت کے لحاظ سے بھی خدا کی مانند لامحدود ہونا لازم ہے۔ لیکن روح انسانی علم و قدرت میں محدود ہے۔ لہذا زمانہ کے لحاظ سے بھی محدود ہے۔ البتہ وجود کے لحاظ سے تو پیدا شدہ لیکن خدا کے علم و ارادہ کے لحاظ سے ازلی ہے جیسا کہ یرمیاہ کو خدا نے فرمایا کہ پیشتر اس سے کہ میں نے تجھے پیٹ میں خلق کیا میں تجھے جانتا تھا۔ یرمیاہ ۱:۵ یعنے پیدا تو نہیں تھا۔ مگر خدا کے علم و ارادہ میں موجود تھا اور جس علم و ارادہ سے روح نیست سے ہست ہوئی اُسی سے ابدی بھی ہوگی۔ کیونکہ قادر مطلق ہے۔ اُس نے فرمایا کہ ہو جا وہ ہو گیا۔ مشکل تو نیست سے ہست کرنا تھا۔ پر ہست کو عدم سے ابدی بنانا مشکل نہیں ہے۔ اور روحیں بدن سے پہلے پیدا نہیں ہوئیں پر خدا اسکو مادر میں بدن کے ساتھ ہی انسان کے اندر اُس کی روح پیدا کرتا ہے۔ ذکریاہ ۱۲:۱ الغرض جس طرح بدن سے پیشتر ہماری روحیں موجود نہ تھیں۔ اسی طرح آدم سے پیشتر بھی دنیا میں سوا فرشتوں کے اور کوئی انسان موجود نہ تھے۔ البتہ قائن سے پیشتر تو اس کے بھائی جو بے گناہی کی حالت میں باغ عدن میں پیدا ہوئے دنیا میں موجود تھے اور یہی اللہ کے بیٹے کہلائے پیدائش ۶:۲

مہرشی کی بہت سی باتوں میں سے یہ صرف چند ایک اُن کی طرف سے لکھی گئی ہیں۔ ممکن ہے کہ میں اس بزرگ کا مطلب بخوبی نہیں یا بوجہ اپنی کم علمی کے اُن کے گہرے مطلب کو ادا نہیں کر سکا۔ اس لئے التماس ہے کہ ساری باتوں کو آزمائیں۔ اور جو اچھی ہوں اُن کو اختیار کریں ۱۔ تسلنیقیوں ۵:۲۱ اور جو خدا کے کلام کے خلاف معلوم ہوں اُن کو چھوڑ دیں۔ اور میرا ان باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ بھی ہے۔ کہ لوگ اس مسیحی گوشہ نشین کے پاس چلیں۔ تاکہ ہر ایک اپنے اپنے نقطۂ خیال کے مطابق ان سے تواریخی۔ تفسیری۔ اور خود اُن کی بابت دریافت کریں۔ اور جو جانا چاہیں وہ اُن کے ہمراہ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ خواہ آپ کا اُن کے خیالات سے اتفاق ہو یا نہ ہو۔ لیکن اگر جائیں تو ایک خاص برکت حاصل کر کے آئیں گے۔ کیونکہ یہ وہ روحانی منزلیں طے کر چکے ہیں۔ جو ہم کو ابھی درپیش آنے کو ہیں۔

فقیر

بھارت ورش میں آدھے سے انیک ناصری ناتھ کو موکش داتا مانتے ہیں

ارے پیرا چٹیٹے آدھی رین نہ کونک +
دھیرے دھیرے سلگتی تھی ترکا نجے نہی پھونک

پر یہ بھراتاؤ! تھا اوچیت نمشکار۔ کرتان کوٹ دھنباد ہے۔ تتان کرتا کلوری ناتھ کے **سنگھاسن** کے سنمکھ۔ کہ جنھوں کے اودگرہ سے منش نے دور دور دیشوں سے آ کے ہمارے بھارت ورش کو سناتھ کیا۔ (ارتھات پاتال لوک (امریکہ) سے ہمارے **پاتالیشور** مہاراج ربزنگ پادری سی ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی) پدھارے ہیں۔ آپ پاتالپوری کے کلین براہمنوں میں سے ہیں۔ آپ نام ماتر گرہست ہیں پر دوسرے پورے ورکت سنیاسی (تارک الدنیا درویش) یوگی ہیں۔ آپ ہی **نور افشاں** کے جنم داتا ہیں اس سمت پتر کے سمپادک مہاشے پادری ام سدھو جی ہیں۔ جو ہمارے پربھو کے پریم میں پرپورن ہیں یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی لیکھنی سے ایسے لیکھ نہ نکلتے جو **سنیاسی مشن** جنم سے پردہ نشینی میں تھا وہ گھونگٹ کے پٹ کھول کے باہر نکل پڑا سچ ہیا مہنت سندر سنگھ آپ پر ایک موٹی مثل لے بن رہا نہیں جاتا جس میں **آگ لگائی جمالو دولہ بجھیں**۔ یہ آپ ہی کی لیلا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ ”میری موہی کی ہو جیو۔ ہاتھ کمنڈل لیجیو“۔ آپ نے کیلاش یاترا کے سمبندھ ہماری مشن کے مہارشی کے گپت بھیدوں کو پرگھٹ کیا ہے اسی کارن ہم کو ہمارے مشن کے نیم بھنگ کر کے لیکھنی اٹھانی پڑی۔ اب سمپادک مہاشے اڈیٹوریل میں کوئی گل دو پہریا ایسی کھلا بیٹھے ہیں۔ کہ ہم کو لیکھنی اٹھانی ہی پڑتی ہے اب اس کو اتنے ہی پر سماپت کر کے اپنے بیڈنگ کی اور پھرتے ہیں (ارتھات)

گت سپتاہ ہماری مشن کے ٹریننگ بشپ نے اپنے سنسکرت سرمن میں یہ بات آنند پورک پرگھٹ کی کہ ”بھارت ورش میں آدھے سے انیک ناصری ناتھ کو موکش داتا مانتے ہیں“۔ اور سیکڑہ پیچھے ۸۷ سنیاسی ہندوؤں سے پوجا اٹھتی جاتی ہے۔ یہ کوئی یہ کہے کہ سرکاری گنتا دینس سے یہ بات سدھ نہیں ہوتی۔ اس کا کارن یہ

ہے کہ **سنیاسی مشن** کے گرہست ممبران کی نوات جوں کی توں بھی جاتی ہے۔ پرنتو شٹ وِیدتا یا موکش داتا کا رُئی کالم سینسس رجسٹروں میں نہیں رکھا گیا۔ یدی یہ کالم ہوتا تو لوگوں کے نیتر کھل جاتے۔ کہ سنیاسی مشن کا کام اس دیش میں کیسی اونتی کر رہا ہے۔ آشا ہے کہ ہمارے بڑے اچاریہ (سنیاسی مشن کے لارڈ بشپ آف انڈیا) شٹ گیرہ اس اور دھیان دیں گے۔ ہز ہولینس نے یہی پرکاش کیا کہ پرتِ دن ہم دھیان یوگ ابھیاس (یعنی روح) میں دیکھتے ہیں۔ کہ جگت گورو ناصری ناتھ کا دیشٹ گیرہ کل جگت میں پرچار ہو جائے گا۔ ورتمان سمے کی دُرگھٹنائیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ پربھو کا دن نکٹ پہنچا

بولو کلوری ناتھ کی جے جے۔

ہمارے پربھو کی بھارت ورش یاترا۔

اس کے اتھاسک بیان مشن کے لیڈران کی آگیا پائے کسی سمیہ پرگھٹ کئے جائیں گے۔ پرنتو یہاں پر اتنا کہنا بس ہوگا کہ اس دیش میں سادھارن سادھوؤں کے وشئے میں کہا جاتا ہے کہ امُوک مہاتما ایک ہی سمے پنجاب میں اور انیہ (دیگر) استھان میں درشن دیتے ہیں پھر کیا یہ سمبھو نہیں کہ ہمارے پربھو تر لوکی ناتھ ادسی سمے پالستین دیش میں اور بھارت ورش میں درشن دیتے۔ ہم اپنے دڑھ وشواس کے ساتھ یہ پرگھٹ کرتے ہیں کہ جگت گورو ناصری ناتھ نے اپنے آپ نانا روپ میں کل جگت میں درشن دیئے اور دھرم کی نیو ڈالی۔ اسی کارن اپنے چیلوں کو دڑھ آگیا دی کہ کل جگت میں میرے منگل سماچار کا پرچار کرو۔ یدی پربھو کی ڈالی ہوئی نیو نہ ہوتی تو کس کی سامرتھ تھی کہ انیس سو سولہ (۱۹۱۶) برس تک کرسچیانٹی کی اتنی اونتی ہوتی۔ انہیں گورو مہاراج کی شکتی آج بھی ہمارے ساتھ ہے تھوڑی دیر کے لئے نیچر۔ سائنس۔ اتہاس اور ودیا (علم) کے پرمانوں کو نرنکار کرکے کیول وشواس پر استھر ہو کے پرارتھنا کیجئے۔ آج ساکچھات پربھو کا درشن ہوگا (دھیان یہ دھیان رہے کہ ہماری مشن کے مشنریز بڑے بڑے ویدانتی سنسکرت دان اور ورتمان ودیا کے گریجویٹ ہیں ہم لوگوں میں وہ گنجیڑی بھنگیڑی سادھو نہیں جو آپنے تیرتھوں میں دیکھے ہوں گے) ہم لوگ دن رین پرارتھنا میں لگے رہتے ہیں ہمیں ہمارے پربھو کا درشن برابر ہوتا رہتا ہے۔ (مغربی ڈھنگ کے بجائے آپ ہمیں بھگتی کا ٹائیٹل دے دیجئے۔ آپ کی خوشی) جو کچھ ہم گورو مہاراج سے ان کی اچھا انوسار مانگتے ہیں وہ تتکال پاتے ہیں تھوڑی دیر کے لئے آپ مجھ سے گورو بھائیوں کی اور دیکھئے کہ ایک ان کی آن میں سہسروں (ہزاروں) کو پربھو کے دھرم میں لے آئے کیا نیچر۔ سائنس۔ فلاسفی اتیادی کی شکتی تھی؟ نہیں نہیں کیول پرارتھنا کی۔

ایک اُتّم سمّتی۔ ویسی بھر آتا ؤ آپ سے چھما مانگ کے کر ایک اُتّم سمّتی (نیک صلاح) دینا چاہتے ہیں کہ جب تک اشنان دھیان کرکے پوتر تا کے ساتھ دڑھ وشواس سے ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے گورو مہاراج کے سنگھاسن کے سمکھ پرارتھنا نہ کرلو اور شکتی سے پرپورن نہ ہو جاؤ۔ کدا پہ (ہرگز) چائے پانی (ناشتہ) نہ چھوؤ۔ ہمارے موکش داتا جب اپدیش اور پرارتھنا کر چکتے تھے تب کھان پان کی اور جھکتے تھے۔

آپ فارن مشنریوں کے انوسار کرتے ہو کہ کھاتے ہو (اپاسنا (عبادت) کو گرجے میں بیٹھے ہو۔ یدیا یک گھنٹہ سے دو ایک منٹ اوپر ہوا گھڑیاں دیکھی جانے لگتی ہیں۔ دیکھئے ایک براہمن بنا اشنان دھیان کئے بھوجن کرنا اچت نہیں سمجھتا۔ سکھ جب تک گرنتھ صاحب کے درشن کر کے اور سنگت میں متھا نہ ٹیکے کھان پان ٹھیک نہیں جانتا۔ مسلمان جب تک فجر کی نماز ادا نہ کرے ناشتہ نہیں کرتا۔ عیسائی ہونے کے ساتھ ہی پرات کال چارپائی پر پڑے پڑے جب تک ہنٹلی یا مر بسکٹ چائے حقہ نہ اُڑا جائے گھر سے باہر نکلنا پاپ سمجھا جاتا ہے۔ پرنتو (عزیزو) آج ہماری مشن کے مشنریز مغربی مشنوں میں جا ملیں تو ہماری بھی وہی دشا ہو جائیگی جو انڈین کرسچنس کی۔ پرنتو یدیہ بھارت ورش میں جگت گورو ناصری ناتھ کے وید کا پرچار کرنا چاہتے ہو تو اپنائی ڈھنگ پر چلئے۔ مغربی ریت رسم سے ہاتھ اُٹھائیے۔ بار بار کہا گیا ہے کہ مغربی ڈھنگ برا نہیں پرنتو مغربی لوگوں کے لئے اچھا ہے۔

سیالکوٹ کنونشن۔ مطبوعہ ۸ ماہ ستمبر سنہ رواں میں سمپادک مہاشہ سنیاسی مشن کے مہاتما یوگیوں کو صفحہ ۵ کالم ۳ کے انت میں بصیغہ ایڈیٹوریل نمسکار کرتے ہیں۔ ۱۵ کے پرچہ میں مہنت سندر سنگھ جی نمسکار دیتے ہیں پرنتو سمپادک مہاشہ آپ کے نیز دوارہ کل فارن مشنریز و انڈین کرسچن بورین کا نمسکار سیالکوٹ کنونشن میں اوپستھت ہونے کیلئے دھنیاد سنیاسی مشن کی اور سے دیا جاتا ہے۔

اوتر میں نویدن یہ ہے کہ ہمارے یہاں چترماسہ (ایام بارش) کے لئے روگرام کا کام کا نبھاتا ہے۔ اس میں ہمارے بھارت ورش کے لارڈ بشپ جب تک آگیا نہ دیں کسی پرکار کا



پھیر بیوہار نہیں کیا جاتا۔ نہیں ہم لوگ اوشنہ آنے کی چیشٹا کرتے۔ آتمک بھاؤ سے ہم لوگ آپ سے الگ نہیں۔ کنونشن کے آرمبھ سے انت تک ہم سب آپ کے لئے پرارتھناؤں میں لگے رہیں گے۔ جگت گورو ناصری ناتھ کنونشن کو جیونت کریں۔

ہماری مشن کے والنٹیر سوامی مہاشہ یہ چاہیں تو کنونشن میں پدھار سکتے ہیں۔

منگلا چرن (صبح صادق کی نغمہ سرائی)

پربھو میں پریمی بھارت ورشی ناصری ناتھی جو آویں آپ سب اس اتومتی کی پرکشنا کر دیکھئے۔ پرارتھنا بھاؤ کے ساتھ پورن رین رشب (بھر جگت گورو کے سنگھاسن کے سنمکھ دھرم ساستر (بائیبل) کا پاٹھ اور انت بھجن (یا غزلیات) گا کے کوئی ناصری ناتھی پنڈت سُریلی کنٹھ سے پربھو کے اوتار کی کتھا سنسکرت بھاشا میں کہیں اور سمہ گورو ناصری ناتھ کی جے! جے!! جے!!! بولتے جائیں (مغربی ڈھنگ تالی بجانے کا ملتوی کیا جاوے۔) پنڈت مہاشہ ارتھ لوکل بھاشا میں سمجھاتے جائیں۔ جب کتھا سماپت ہو۔ اس سمہ کھڑے ہو کے جے! جے!! جے!!! کی دھن کریں اور شبیں میں "پنچامرت" (دودھ دہی چینی برابر بھاگ ملا کے مٹی کے کورے برتن میں پہلے سے تیار رہے۔) بانٹا جاوے۔[1]

---

[1] قبل پرشاد لینے کے کوئی دیسی متمول بھائی ایک چاندی کا تھال چڑھائیں۔ اور جو جو بھائی سنگھاسن کے سنمکھ "پنچامرت" "پنجیری" لینے کو جائیں وہ حسب حیثیت چاندی کا سکہ تھال میں بطور بھینٹ کے ڈالیں۔

(ہاتھوں میں لوگ بڑے ادب سے لیں اور کلوری ناتھ دھیان کر کے پان کریں) اور پرانت پنجیری" (دھنیا بھون کے اور پیس کے اور اسی قدر میدا گھی میں بھون کے۔ خیال رہے کہ میدا اگر گھی میں بھونی جائے یعنی خشک رہے۔ بعد ازاں چینی ملا دی جائے اور مٹی کے کورے برتن میں تیار رہے) بتری بھجائے۔ سب لوگ بڑے مان کے ساتھ ہاتھوں میں لے کے پان کریں۔ اور ورشٹ میں کلوری پرچار رہے۔ سب لوگ بھومی (فرش) پر بیٹھیں (فادرن مشنریز اپنے دستور کے مطابق کرسیوں پر ہیں)۔ جب یہ سب کچھ سماپت ہو چکے تب پراتہ کال منگلا چرن کرتے ہوئے نگر میں پردکشنا کیجئے۔ یوں نگر کیرتن کرتے ہوئے۔ اور ہمارے پریمی مہنت سندر سنگھ جی کو ایک لمبا کرتا کلوری رنگ (گیرو یا سرخ) میں پہنا کے مہارشی سوامی دا اقتدا نند (پروفٹ ڈیوڈ) کی بھانت ناچتے گاتے جہاں تہاں پربھو کا اپدیش دیتے ہوئے اپنے سبھا استھان کو لوٹے۔ آشا ہے کہ کتنی بھیڑیں بھٹکی ہوئی آپ کے پیچھے ہو لیں گی۔ اور اپدیش کیول کلوری ناتھ کے ویدکا دیا جائے کسی کا من نہ دکھایا جاوے۔ آپ جانتے ہیں کہ اپیشو (جانوران) پیچھے سے ہانکنے سے چلتے ہیں پرنتو گڈریا آگے چلتا ہے۔ اور بھیڑیں پیچھے دوڑتی کودتی چلی جاتی ہیں۔ بھیڑوں کے ڈنڈا نہ ماریئے (یعنی ان کے مذاہب کے نقائص نہ دکھایئے) پریم سے ایسے گڈریا بنجائیے جیسا کہ ہمارے موکش داتا کا بچن ہے کہ "اچھا گڈریا میں ہوں" گورانگ رفادرن مشنریز) گڈریوں ہمارے دیش میں سیام گڈریئے (انڈین مشنری۔ پاسٹر۔ اور پدیشک اپدیشک) بہت کر دیئے ہیں۔ سیام

بھیڑیں (کالی بھیڑیں) سیام گڈریوں (انڈین کرسچنس) کی میٹھی بولی بھلی بھانت پہچان لینگی یوں بھارت ورش پربھو کا ہو جائیگا۔ بھارت ورش میں آدھے سے اوپر سنیاسی مشن کے لوگ جگت گورو ناصری ناتھ کو موکش داتا مانتے ہیں۔ شیش آپ لے لیجئے پھر کیا دونوں ہاتھ لڈو ہیں۔ شیگھر ایک بھیڑ شالہ ایک گڈریا ہو جائیگا۔ بولو ترلوکی ناتھ جگت گورو کی جے! جے!! جے!!!

اچھاپورہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء

پربھو میں آپ کا اچاریہ (چیلین) سوامی زبھیانند۔ بھارتی۔

شعر و سخن

شراب زہر آب

پسر نواب تو بے شاہ کی سی آبرو ہے
صد حیف اُس قضا جس نے تجھے بھلایا

تیری بڑی تھی حشمت تو راج کر رہا تھا
نظروں سے دوستوں کی مے نے تجھے گرایا

زنداں میں اس کی پڑ کے زندہ رہا گئی
قیدی کر اس نے اپنی بے خاک میں ملایا

خمر اور خمار دونوں تیرے رہے ہیں ساتھی
اپنے کئے کا ثمرہ مے نے تجھے کھلایا۔

اللہ نے یہ امانت دل کی سپرد کی تھی۔
تو نے جسم سے دل رعقبے کا زر گنوایا۔

بھولی سی تیری صورت عصمت ٹپک رہی ہو
راہ شرابخانہ کس نے تجھے بتایا۔



ناداں سے گر ہو غلطی سمجھیں بُرا نہ آہ
زاہد سے گر خطا ہووے گناہ سوایا
اب بھی جو کرے توبہ کھوٹا کھرا پہچانے
تو شیر کے پنجوں سے زندہ ہو بچ کر پایا
حمد و ثنا میں ہر دم اللہ کیوں نہ گائے
کرتا ہے فکر میری جس نے مجھے بنایا۔

راقم عمانوایل لذیلا کارک مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

غزل

آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے

عشق خدا میں حدت مطلق کا راز ہے
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
قدرت میں تیری تیری ہی صورت کا راز ہے
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے
انسان کی تلاش حق میں حق کا راز ہو
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
یہ سب اسی کے پرتو کی ماں ساز ہو
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
فرزند حق میں نور حق کی دید باز ہے۔
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے
راز صلیب صورت ناز و نیاز ہے
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
حیرت میں ہے جہاں تو کیسا کارساز ہو
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
تیرا ہی مرتبہ ہے جو میری نماز ہے
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے
صورت کو دیکھ دیدہ بصیرت کا باز ہے
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔
میری کشش ہے قتنے کی جو حرص و آز ہو
آئینہ محو جلوہ آئینہ ساز ہے۔

راقم :- خاکسار جی۔ اے میہری
ڈاکٹر نیوزیلینڈ مشن سپاٹو ضلع شملہ

مسیح نے میرے واسطے کیا کیا

آیا مسیح جہان میں جب میرے واسطے
رنج و الم اُٹھا لیا سب میرے واسطے
داؤد کا وارث تھا مگر آیا چھوڑ کر۔
وہ جاہ و حشم نام و نسب میرے واسطے
واقف نہ تھا گناہ سے معصوم ازل سے
لعنت اُٹھائی اُس نے بھی سب میرے واسطے
چپکے صلیب اپنی وہ لے کر چلا گیا
اپنے لئے نہ کھولا تھا لب میرے واسطے
انسان کے گناہ نے تھا پایا کمال
چوروں نے اُس کو گالی دی جب میرے واسطے
اُس نے پکارا باپ کو تب میرے واسطے
اے باپ انکو بخش دے اب میرے واسطے
تھا غیر خود میں اُس سے تو گناہ کے بدلے
پر ایسا کیا کب اپنوں نے میرے واسطے
تھا مشکل میں انسان کی رب میرے واسطے
ٹھوکر کا ہو نہ جائے سبب میرے واسطے
سنجیدگی سے اُس کی ہو پالا پڑا مجھے
شایاں نہیں ہیں لہو و لعب میرے واسطے
سب کھیل طفل حرص و ہوا کے ہیں قصے
کچھ کام نہیں روم و عرب میرے واسطے
اُس کو خدا نے چھوڑ دیا تھا صلیب پر
تاکہ بنے نجات کا موجب میرے واسطے
وہ تھا جلالی عرش معلی تھا اُس کا گھر
تھا خاک میں سر روز و شب میرے واسطے
انصاف میری دیگا خود اک دن وہ تیرا بھی
بیٹھا ہوا ہے باپ کے اب میرے واسطے

راقم :- خاکسار- جی- اے میہری۔
ڈاکٹر نیوزیلینڈ مشن سپاٹو ضلع شملہ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پرنسپل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

بلاغ دل!

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۱ ہوگا یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام

ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

گولیاں ۱۱ ؍ ۱۳ عہ

۱۳ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور ہیں فاسفورس انگیناٹر اسنا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں اعلیٰ مغز ریڑھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا خاص دعوی رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اوّل ہی روز سے فایدہ ظاہر ہو جاتا ہے چہرہ پر رونق جوانی میں ضعیفی کی سی حالت ڈرتے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا عہ محصول ڈاک ایک سے تمام شیشی تک ۵ ؍ دیکھیئے جناب ایڈیٹر صاحب مخزن کیا تحریر فرماتے ہیں ہم نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے ۳۰ گولیاں منگوائیں۔ اچھے تیر بہدف اثر اور فواید پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بہت سے نتھہ رکھنی چاہیئے تھی۔ المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تار اچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۰ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۱ء سے حقیقہ دو پرائمری کی ۲ جماعتیں اور ایک انجمن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے فیس خرچ خوراک فی طالب علم ۳ ہوا کرے ایک خانہ ان کے دو مہوں عہ پیسوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں چھن گھڑونچیاں اور بوٹ کرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چمن رکشا لعہ سے ۸ تک کرسی ڈول لعہ سے معہ دیگر حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۲

ہندوستان و پنجاب سے [illegible]

غیر ممالک سے [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	للعہ
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خطوط کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار صاحبان کم از کم ایک مضمون نہ بھیجے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خطوط اور نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی وقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہو جانے پر نامہ نگار صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون بھیجدیتے ہیں جسکے پڑھنے میں بڑی وقت ہوتی ہے۔ مضمون خوشخط ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیو کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے ... تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ڈانئیل براون چھپا۔